بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یعقوب رشید
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۱ امان ۱۳۴۶ ہش ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۲۱ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۶۱

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۰ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ــ ربوہ ۲۰ مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب بفضلہ تعالیٰ بخار تو نہیں ہے لیکن نزلہ اور سردرد کی شکایت بدستور ہے اور کمزوری بہت ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ــ خاکسار کی اہلیہ امۃ القیوم صدیق قریباً چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور بہت کمزور ہوگئی ہیں ۔ گزشتہ تین چار روز سے انہیں اعصابی درد اور دل کی شدید تکلیف ہے اور اٹھنا بیٹھنا بھی دشوار ہے ۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کرکے ممنون فرمائیں ۔

(محمد صدیق امرتسری واقف زندگی ربوہ)

تحریک دعا

ربوہ ۲۰ مارچ ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی والدہ صاحبہ محترمہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (رضی اللہ عنہ) کی حالت بدستور تشویشناک ہے ۔ پانچ یوم سے مسلسل بیہوشی کی حالت طاری ہے احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے ۔ آمین اللھم آمین

ربوہ میں جلسہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۱ مارچ بروز منگل صبح ۸ بجے مسجد مبارک میں شروع ہوگا ۔ تمام احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ سے چند منٹ پہلے ہی مسجد مبارک میں پہنچنے کی کوشش فرمائیں اور علمائے سلسلہ کی تقاریر سے مستفید ہوں ۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو ایسی بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

"اس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کرکے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے ۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے اور دعائیں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جاسکتے ہیں ۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے برا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے .... پس موٹو اقوا انفسکم واھلیکم نارا ۔ دعائیں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم ۔ ایک انسان جو دعا نہیں کرتا اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں ۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ یأکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم ۔ یعنی چارپایوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے ۔ پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی ۔ چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۸ و ۳۵۹)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ربوہ ــ احباب جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا زوجہ مکرم شاہد احمد خان صاحب پاشا کو مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے چھ بجے صبح بچی عطا فرمائی ہے ۔ یہ ان کا دوسرا بچہ ہے ۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا تھا جن کا نام علی باسل پاشا ہے ۔ نومولودہ بچی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نواسی اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے ۔

ادارۂ الفضل ولادت باسعادت کی اس پرمسرت تقریب پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرکے نومولودہ کو والدین خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۷ء

کیا مسیح ناصری علیہ السلام میں فی ذاتہٖ خالقیت کی صفت تھی؟

— ۲ —

یہ درست ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس پیدائش کے متعلق یہ وضاحت کی ہے کہ آپ کی پیدائش بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت سے ہوئی ہے جس حکمت سے اللہ تعالیٰ نے آدم کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا فرمایا ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (آل عمران ۶۰)

(یاد رکھو) عیسیٰؑ کا حال اللہ کے نزدیک یقیناً آدم کے حال کی طرح ہے (یعنی آدمؑ کو) اس نے خشک مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا۔

تاہم یہودی آپ پر نعوذ باللہ ولد الزنا اور آپ کی مقدس والدہ پر نعوذ باللہ زانیہ ہونے کے الزام لگاتے تھے۔ پھر آپ کے متعلق یہ الزام بھی لگاتے تھے کہ آپ نے لکڑی یعنی صلیب پر فوت ہو کر تورات کے مطابق لعنتی موت پائی ہے۔ یعنی آپ کی پیدائش اور وفات دونوں یہودی مخالفین کے نزدیک نعوذ باللہ شیطانی تھی۔ قرآن کریم نے آپ کی والدہ ماجدہ کو اور آپ کی ذات کو نہ صرف ان الزامات سے بری ثابت کیا۔ بلکہ آپ کی والدہ کو صدیقہ اور آپ کی پیدائش اور موت دونوں کو ربانی قرار دیا۔ غور فرمائیے قرآن کریم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے عیسائیت پر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام پر اور آپ کی والدہ پر۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے تعلق میں جن آیات میں "کلمہ" کا لفظ آیا ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَہَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۔ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْہِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَہُمْ اَیُّہُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْہِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَہْدِ وَکَہْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔ وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۔ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۔ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَہَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُبْرِیُٔ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ج وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ (آل عمران ۴۳ تا ۵۰)

اور اس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے یقیناً تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور سب جہانوں کی عورتوں کے مقابلہ میں تجھے چن لیا ہے۔ اے مریم! تو اپنے رب کی فرمانبرداری اور سجدہ کر اور صرف موحدانہ پرستش کرنے والوں کے ساتھ موحدانہ پرستش کر۔ یہ غیب کی خبروں میں سے (ایک خبر) ہے۔ جسے ہم تجھ پر وحی (کے ذریعہ) سے ظاہر کرتے ہیں اور جب وہ اپنے تیروں کو (اس لئے) پھینکتے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی خبر گیری کرے تو تو ان کے پاس نہ تھا۔ اور نہ (ہی) تو (اس وقت) ان کے پاس تھا جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (پھر اس وقت کو یاد کر) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے۔ اس (مبشر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو (اس) دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا۔ اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔ اور گہوارے (یعنی چھوٹی عمر) میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا۔ اور ادھیڑ عمر ہونے کی حالت میں (بھی) اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ اس نے کہا (کہ) اے میرے رب میرے ہاں کس طرح بچہ ہوگا۔ حالانکہ کسی بشر نے (بھی) مجھے نہیں چھوا۔ فرمایا اللہ (کا کام) ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ فرماتا ہے کہ تو وجود میں آجا سو وہ وجود میں آجاتی ہے۔ اور (یہ بھی بشارت دی کہ اللہ) اسے کتاب اور حکمت (کی باتیں) سکھائے گا اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔ اور بنی اسرائیل کی طرف رسول (بنا کر اسے اس پیغام کے ساتھ بھیجے گا) کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں۔ (اور وہ یہ ہے) کہ میں تمہارے (فائدہ کے) لئے بعض طینی خصلت رکھنے والوں سے پرندہ (کے پیدا کرنے) کی طرح (مخلوق پیدا) کروں گا۔ پھر میں ان میں ایک نئی روح پھونکوں گا۔ جس پر وہ اللہ کے حکم کے ماتحت اڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور میں اللہ کے حکم کے ماتحت اندھے کو اور مبروص کو اچھا کروں گا۔ اور مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور جو کچھ تم کھاؤ گے اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرو گے اس کی تمہیں خبر دوں گا (اور) اگر تم مومن ہو تو اس میں تمہارے لئے ایک نشان ہوگا۔

یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ۔ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰہَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ۔ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۔ لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُہُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا

(سورۃ النساء آیت ۱۷۲، ۱۷۳)

اے اہل کتاب تم اپنے دین (کے معاملہ) میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے متعلق سچی بات کے سوا (کچھ) نہ کہا کرو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کا صرف (ایک) رسول اور اس کی (ایک) بشارت تھا جو اس نے مریم پر نازل کی تھی اور اس کی طرف سے ایک رحمت تھا۔ اس لئے تم اللہ (پر) اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں (اس امر سے) باز آجاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ ہی اکیلا معبود ہے۔ وہ (اس بات سے) پاک ہے کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے۔ اور اللہ کی حفاظت کے بعد اور کسی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ مسیح ہرگز (السلام) کو برا نہیں منائے گا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ (متصور) ہو۔ اور نہ ہی مقرب فرشتے (اسے برا منائیں گے) اور جو (لوگ) اس کی عبادت سے برا منائیں اور تکبر کریں۔ وہ (یعنی خدا تعالیٰ) ضرور ان سب کو اپنے حضور میں اکٹھا کرے گا۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا ہر فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ

(۷)

اولیائے امت اور مسئلہ بروز

اولیائے امت میں سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلۂ بروز کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی کتاب "تفہیمات الٰہیہ" میں لکھا ہے:-

الکمون والبروز علی ضربین حقیقیؒ ومجازیؒ

(جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

کہ "بروز اور خفائیت دو قسم پر ہے حقیقی اور مجازی"۔

پھر حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

"حقیقی بروز کی بھی کئی اقسام ہیں مثلاً یہ کہ انسان اتنا فانی ہو جائے کہ وہ دائرہ ناسوت سے بلند ہو کر عالم ملکوت کے مشابہ ہو جائے اور لوگ اُسے نہ دیکھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظہور کا فیصلہ کرے ایسا انسان یا تو نوعِ انسان کی نسل کو اُس کے منقطع ہونے پر قائم کرنے کے لئے ظاہر ہو یا ملت کے مِٹ جانے کے بعد اس کو قائم کرنے کے لئے ظاہر ہو جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام سے معاملہ پیش آیا۔ پھر بروز کی صورت یوں ہوتی ہے کہ حقیقتِ اجمالیہ الٰہیہ کا اس طرح ظہور ہوتا ہے کہ وہ ایک آدمی کی حقیقت سے گھُل مِل جاتی ہے اور ایسا آدمی کبھی ایک خاص ملت کا قائم کرنے والا ہوتا ہے اور کبھی یوں ظہور ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی حقیقت اُس کی آل یا اُس کے متوسلین میں سے کسی ایک شخص کے ساتھ ہم رنگ ہو جاتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مہدی کے ظہور کی نسبت بروز کا واقعہ پیش آیا۔ کیونکہ جب نصرانی ملتِ اسلام پر سرکشی کرے تو حکمتِ الٰہیہ چاہتی ہے کہ کوئی آدمی نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ظاہر ہو جو اُن کی سرکشی کو مٹا دے"۔

("تفہیماتِ الٰہیہ" جلد ۲ صفحہ ۱۹۸)

شیخ المشائخ محمد اکرم صاحب صابری اپنی کتاب "اقتباس الانوار" میں مسئلۂ بروز کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی حقیقت میں لکھتے ہیں:-

"روحانیتِ کُمّل، گاہے بر اربابِ ریاضت چناں تصرف میفرماید کہ فاعلِ افعالِ شاں مے گردد و ایں مرتبہ را صوفیا بروزے گویند"۔

(صفحہ ۵۲ مطبع اسلامیہ لاہور)

یعنی "کامل لوگوں کی روحانیت کبھی اربابِ ریاضت پر ایسا تصرف کر لیتی ہے کہ اُن کے افعال کی فاعل بن جاتی ہے۔ اِس مرتبہ کو صوفیاء بروز کہتے ہیں"۔

اِسی طرح شرح فصوص الحکم میں علامہ عبد الرزاق کاشانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

"المھدی الذی یجیٔ فی اٰخر الزمان فانہٗ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمدٍ صلے اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہٗ کلھم ولا تناقض ماذکرناہ لانّ باطنہٗ باطن محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

یعنی "آخری زمانہ میں آنے والا مہدی احکامِ شریعت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہوگا لیکن معارف، علوم اور حقیقت میں سب انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے اور اس بیان پر کسی قسم کا تناقض نہیں ہے کیونکہ درحقیقت حضرت امام مہدی کا باطن سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا"۔

اِس عبارت میں علامہ موصوف نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امام مہدی میں بروز فرمائیں گے بوجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور ان کے رنگ میں رنگین ہونے اور ان کی خو بو پر آنے کے۔ اس طرح امام مہدی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دیا گیا ہے۔

پھر مولانا شاہ مبارک احمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "خزائن اسرار الکلم مقدمہ شرح فصوص الحکم" میں لکھتے ہیں:-

"اٹھارواں مراقبہ مسئلہ بروز اور تمثل کے بیان میں۔ بعض نا یافتگی (ناواقفیت) سے جیسے مودودی صاحب اور ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق اور ماہر القادری صاحب نے لکھا ہے) اس کو بھی تناسخ کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ بروز عبارت ہے تعلق اور تمثل روحی سے ----- اور ایسا ہی ہے حکم بروز ادریس بنام بروز الیاس کے اور نزول عیسیٰ کا آسمان سے ------ یہ کبھی بسبب غلبہ ایک اور کبھی بسبب غلبہ جمیع صفاتِ کمالیہ کے۔ اس صورت میں اتحاد مظہر بارز کے ساتھ ہوگا اور یہ قسم اعلےٰ مرتبہ بروز کا ہے"۔

(صفحہ ۱۲ مطبوعہ کانپور)

پھر مسئلہ بروز کے متعلق حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف والے فرماتے ہیں:-

"والبروز ان یفیض روحٌ من ارواح الکُمّل علی کاملٍ کما یفیض علیہ التجلیات وھو یصیر مظھرہٗ ویقول انا ھو"۔

یعنی "بروز یہ ہے کہ کاملین کی ارواح میں سے کوئی روح کسی کامل انسان پر افاضہ کرے جیسا کہ اس پر تجلیات کا فیض ہوتا ہے اور وہ اس کا مظہر بن جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں وہی ہوں"۔

(اشاراتِ فریدی رحمۃ اللہ علیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۰)

بزرگانِ امت کے ان حوالہ جات سے دو باتیں نہایت ہی واضح طور پر ثابت ہیں۔

اوّل:- یہ کہ بروز تناسخ نہیں جو ہندوانہ تخیل ہے اور آریائی فلسفہ کو پیش کرتا ہے۔

دوم:- یہ کہ امتِ محمدیہ کے بزرگوں نے اور صوفیاء نے مسئلہ بروز کو درست سمجھا ہے اور بروز کی اصطلاح کو استعمال کیا اور اس کی حقیقت کو واضح طور پر بیان کرتے ہوئے اسی حقیقت کی تصدیق کی ہے جو احمدیت نے پیش کی ہے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رجعتِ بروزی کی مثالیں اور اس کی فلاسفی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رجعتِ بروزی کی ایک مثال الیاسؑ کا بصورتِ یحییٰؑ آنا ہے۔ اسی طرح شیعہ صاحبان مانتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ دنیا میں آئیں گے ہندو بھی کہتے ہیں کہ آخری زمانہ میں کلکی اوتار آئیں گے جو کرشنؑ کے اوتار ہوں گے۔ اسی طرح مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ یہ مثالیں بیان کرنے کے بعد حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ان سب کا آخری زمانہ میں آنا بروزی طور پر مقدر تھا نہ کہ ظاہر طور پر جیسا کہ ہزاروں عیسائیوں اور مسلمانوں نے خیال کر لیا۔ اور وہ آنے والا ایک ہی شخص تھا۔ اور وہ میں ہوں۔ اسے مختلف مذاہب کی کتب میں استعارہ کے طور پر یہ نام دئے گئے"۔

(ملخص از تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۵ تا صفحہ ۱۳۳)

ان واضح تصریحات اور حوالہ جات کی موجودگی میں کسی معترض کا یہ کہنا کہ احمدیت نے بروز کا خیال اور تصور پیش کر کے ایک ہندوانہ تخیل کو اپنایا ہے اور آریائی فلسفہ کو اختیار کیا ہے سراسر زیادتی ہے۔ اور قرآن کریم اور بزرگانِ سلف کے ارشادات سے ناواقفیت کا مظاہرہ ہے۔ قرآن کریم خود مسئلہ بروز کو پیش کرتا ہے۔ سورۂ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک امیین میں اور دوسری آخرین میں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ آخرین

کون ہیں جن میں حضور کی بعثت ہوگی؟ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:-

"لو کان الایمان معلقاً
بالثریا لنالہٗ رجلٌ مّن
ھٰؤلاء"

چنانچہ اس بارہ میں مفسرین اور محدثین نے یہ وضاحت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "آخرین" میں بعثت حضرت امام مہدیؑ کے وجود میں ہوگی کیونکہ وہ کمال پیروی اور آپ کی محبت میں فنائیت سے آپؐ کی صفات سے متصف ہو کر آپ ہی کا ظہور ہوگا اور بروزی طور پر آپؐ ہی کی بعثت ہوگی اور آپؐ کی بعثتِ ثانیہ پر ایمان لانے والے صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہونے کے باعث صحابہؓ کے بروز ہوں گے۔

الغرض قرآن کریم کی اتباع میں احمدیت کے ظہور سے پہلے مسلمان صوفیاء، اولیاء اللہ اور بزرگانِ کرام بروز کے قائل تھے۔ اور مسئلہ بروز کے علمی اور دینی پہلو کی افادیت کو قرآن کریم کی رو سے درست تسلیم کرتے تھے۔ احمدیت نے بروز کی اسی حقیقت اور افادیت کو اپنایا اور اختیار کیا جس کا ہندوانہ تخیل سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

حرفِ آخر

ان جوابات سے ظاہر ہے کہ احمدیت کی صداقت کو مشتبہ اور حضرت بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احیاءِ اسلام کے پاک مشن کو ناکام بنانے کے لئے مخالفینِ احمدیت نے تعصب و عناد سے کام لیتے ہوئے کس قدر غلط بیانیوں اور ناروا حیلوں سے کام لیا ہے لیکن سنت اللہ کے مطابق ایسا ہونا ہی چاہیئے تھا کیونکہ ہمیشہ سچوں کی مخالفت ہوتی ہے اور ان کی مخالفت میں ساری طاقتیں خرچ کر دی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو سچوں کے سردار اور رئیس انبیاءؑ علیہم السلام تھے کی مخالفت اور دشمنی میں کیا کچھ نہ کیا گیا۔ اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا آپؐ کو کس طرح آج تک دشمنانِ اسلام کی طرف سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمنوں نے آپؑ کی مخالفت میں کیا کوئی کمی رہنے دی تھی؟ لیکن جھوٹوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔ ہمیشہ راستبازوں پر ہی حملے کئے جاتے ہیں اور ان کی تباہی کے لئے سب مل کر اپنا پورا زور لگاتے ہیں۔ انجام کار یہ ساری مخالفتیں اور فریب کاریاں بے کار ثابت ہوتی ہیں اور خدا کے فرستادے اور راستباز بندے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

حضرت بانیٔ احمدیت بھی خدا تعالےٰ کے راستباز فرستادہ اور اس کے مامور تھے۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ سنت اللہ کے خلاف مخالفین اور معاندین آپؑ کی مخالفت اور معاندت اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ نہ کرتے۔ آپؑ پر اعتراضات کئے۔ نکتہ چینیاں کیں۔ بہتان تراشے اور حملے پر حملے کئے اور آپؑ اور آپؑ کے مشن کی تباہی کے لئے ہر قسم کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کو آپ سے برگشتہ کرنے کی پوری کوشش کی لیکن خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ فرستادہ اور اسلام کے بطلِ جلیل کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ آپؑ نے اپنے مخالفین اور معاندین کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے
اور سراسر بدقسمتی ہے کہ
میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں
وہ درخت ہوں کہ جس کو
مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے
لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا
چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اسکے
کچھ نہیں کہ وہ قارون اور
یہودا اسکریوطی اور ابوجہل
کے نصیب سے کچھ حصہ لینا
چاہتا ہے۔ ... اے لوگو تم
یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ
وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک مجھ سے
وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد
اور تمہاری عورتیں اور تمہارے
جوان اور تمہارے بوڑھے اور
تمہارے چھوٹے اور تمہارے
بڑے سب مل کر میرے ہلاک
کرنے کے لئے دعائیں کریں
یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے
ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل
ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز
تمہاری دعائیں نہیں سنے گا
اور نہیں رُکے گا جب تک کہ
وہ اپنے کام کو نہ کر لے۔"

خدا کا بے انتہا شکر ہے کہ اسکے پاک وعدوں کے مطابق مخالفین کی تمام کوششیں اکارت گئیں اور ان کے حملے بے کار ثابت ہوئے اور تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور انکی نکتہ چینیاں اور اعتراضات خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی مقبولیت میں کوئی رخنہ پیدا نہ کر سکے۔ مشرق اور مغرب شمال اور جنوب اقصائے عالم میں آپکی مقبولیت پھیل گئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمدیت کا قافلہ اقبال و فتح، کامیابی و کامرانی اور سعادت و نیک بختی کے پرچم لہراتا ہموار داں دواں ہے۔ اور یہی خدا کی تقدیر ہے جو آخر پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہو کر رہے گی۔

والحمد للہ

علم طب کے اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیار پر

فضلِ عمر ہسپتال میں مکمل طبی معائنہ کا مفت انتظام

معائنہ کراچی کے لائق اور ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کر رہی ہے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

یہ خبر سُنکر تمام بہنوں اور بھائیوں کو خوشی ہوگی کہ فضلِ عمر ہسپتال میں ایک خاص انتظام کے ذریعے مکمل طبی معائنے کا مفت بندوبست کیا گیا ہے۔ معائنہ جدید علم طب کے اعلےٰ ترین بین الاقوامی معیار پر کیا جا رہا ہے جس میں بجلی کے ذریعے دل کے مکمل ٹسٹ۔ نیز خون اور پیشاب کے تمام ٹسٹ شامل ہیں۔ معائنہ کراچی کے لائق اور ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کر رہی ہے مستورات کے لئے لیڈی ڈاکٹروں کا انتظام ہے۔ اگر یہی ٹسٹ پرائیویٹ طور پر کروائے جائیں تو اس پر کافی اخراجات ہوں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس انتظام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ اس نہایت عمدہ اور مفید انتظام سے سب اہالیان ربوہ مرد اور عورتیں جن کی عمر تیس ۳۰ سال سے زائد ہے لازمی طور پر فائدہ اٹھائیں۔

صدر صاحبان محلہ جات کے ذریعہ احباب اور بہنوں کو محلہ وار موقع دیا جا رہا ہے۔ موجودہ انتظام کے ماتحت ضروری ہے کہ کم از کم اسّی مرد اور عورتیں روزانہ تشریف لائیں۔ مردوں کے لئے ۹ بجے سے ۱۲½ بجے تک اور مستورات کے لئے ۱½ بجے سے ۵½ بجے شام تک کا وقت مقرر ہے۔ احباب اور بہنیں وقت پر روزانہ اپنے محلہ کی باری پر تشریف لے آیا کریں۔ امید ہے کہ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے گا جس کا ٹسٹ نہ ہو جائے۔

ایوانِ محمود

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے "ایوانِ محمود" کی تعمیر اب قریب الاختتام ہے۔ جن مخلصین نے مالی قربانی کر کے اس ایوان کی تعمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ہاتھ بٹایا ہے میں دلی خلوص کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے اور اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔

اس ضمن میں ان تمام احباب سے جنہوں نے سابق صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تحریک پر تعمیر ہال کے لئے -/۳۱۳ روپے دینے کا وعدہ فرمایا تھا (اور کسی وجہ سے تاحال ادا نہیں فرما سکے) گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر روپے کی شدید ضرورت درپیش ہے۔ پس اس مشکل وقت میں وہ اپنے وعدہ کے مطابق جلد از جلد ادائیگی فرما کر مجلس کا ہاتھ بٹائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

(نوٹ) ادائیگی کی اطلاع براہ راست خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں)

خاکسار
مرزا طاہر احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نفلی عبادات

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خدا شناسی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اس مقصد عظمیٰ کے حصول کے لئے اسلام کی پیروی لازمی قرار دی ہے۔ چنانچہ اسلام کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۶۲ پر رقمطراز ہیں:۔

"اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی بھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اسکی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نکر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی مع اسکے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جاوے۔"

اسلام میں بقائے روحانیت کے لئے خدا تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں سال میں ماہِ رمضان کے روزے صاحب نصاب پر زکوٰۃ اور صاحب استطاعت پر حج کو فرض کیا ہے ان فرائض کی ادائیگی کے بعد انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ کوچہ روحانیت سے آشنا ہو جائے لیکن چونکہ انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے اسی لئے اسکے اعمال میں کچھ کمزوری کا پہلو ضرور رہ جاتا ہے اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے نفلی عبادات بجالانے کی ترغیب احادیث نبویہ سے ملتی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ" کہ رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اس نے دریافت کیا کہ اسکے سوا بھی مجھ پر کوئی اور نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا لا الا ان تطوع نہیں مگر نفلی نمازیں۔ پھر فرمایا صیام شھر رمضان۔ ماہ رمضان کے روزے بھی فرض ہیں۔ اس شخص نے پوچھا ھل علیّ غیرہ؟ کیا اسکے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے فرمایا لا الا ان تطوع۔ نہیں مگر نفلی روزے پھر آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا اس شخص نے پھر پوچھا ھل علیّ غیرھا؟ اسکے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے آپ نے جواب دیا کہ لا الا ان تطوع۔ نہیں مگر نفلی زکوٰۃ۔ اسکے بعد وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ خدا کی قسم نہ تو اس سے کچھ کم کروں گا اور نہ ہی زیادہ۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افلح ان صدق۔ اگر تو نے سچ کہا ہے تو تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

نوافل کی ادائیگی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل کر لیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث قدسی ہے۔ وما تقرب الی عبدی بشیءٍ احب الی مما افترضت علیہ۔ وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتّٰی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ، وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سالنی اعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔

ترجمہ:۔ میرا مومن بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرتا مگر ان چیزوں سے جو مجھ کو زیادہ پسند ہیں اور جو میں نے فرض کی ہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اسکے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے کہ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور جب کبھی وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور جب وہ پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ میں لے لیتا ہوں۔

نفلی نمازیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملٰقیہ۔ اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔

انسان میں اپنے محبوب حقیقی کی ملاقات کی اتنی شدید خواہش ہے کہ وہ اس کی خاطر ہر قسم کی کدح سرانجام دینے کے لئے مستعد رہتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے خود یہ مادہ اسے ودیعت کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا

کدح عربی کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں الکدح جھد النفس فی العمل والکدّ فیہ حتی یوثر فیھا۔ کدح اس کام کو کہتے ہیں جو اتنی محنت سے کیا جائے کہ انسان کی صحت برباد ہو جائے اس کی ہڈیاں گل جائیں اور اس کے جسم کے اندر تک اثر پہنچ جائے (اقرب) جب انسان دنیا کمانے کے لئے اتنی جد جہد کرتا ہے کہ اس کا حال زار بن جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جو کہ ایک پیار خزانہ ہے اس کی ملاقات کے لئے کوشش اور مجاہدہ کیوں ضروری نہ ہو گا کوشش کا سب سے پہلا طریق نماز ہے اور نماز بھی وہ جو پوری تضرع اور ابتہال سے ادا کی جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کی ابدالآباد زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے وہ امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ گرگڑانے والا اپنے آپکو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے۔ کان یقوم من اللیل حتی تتفطر قدماہ۔ کہ رات کو عبادت میں اتنا قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے تھے اور حضرت عائشہؓ آپ کی تکلیف کو دیکھ کر بے قراری سے دریافت فرماتیں۔

لم تصنع ھذا یا رسول اللہ وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ اے خدا کے پیارے رسول آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے ہیں تو آپ فرماتے افلا احب ان اکون عبدا شکورا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یہ ہے اسوۂ رسول۔

نماز تہجد

نوافل نمازوں میں نماز تہجد اہم ترین نماز ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کان یصلی احدی عشرۃ رکعۃ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات نماز تہجد ادا کرتے تھے اور دو دو کر کے پڑھتے تھے اور آخر میں ایک رکعت پڑھ کر تمام نماز کو وتر بنا لیتے تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل (مسلم) فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے" یہ نماز عشاء کی نماز کے بعد کچھ سو لینے کے بعد اور فجر کی اذان سے قبل ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح نوافل اشراق۔ چاشت اور ضحی بھی نوافل کی ادائیگی احادیث سے ثابت ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صلوٰۃ تسبیح ہر روز یا ہر جمعہ کو یا ہر سال یا کم از کم عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھنی چاہیئے اسکی چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ ہر رکعت میں ۷۵ دفعہ اور تمام نماز میں ۳۰۰ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ سورۃ فاتحہ اور کوئی اور حصہ قرآن تلاوت کرنے کے بعد ۱۵ بار اور تمام رکوع وسجود۔ قیام وقعدہ میں ۱۰-۱۰ بار یہ کلمات دوہرائے اور ہر دو سجدوں کے بعد بھی بیٹھکر ۱۰ بار یہ کلمات دوہرائے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ دینوی اور دینی برکتوں کے حصول کے لئے ایسی نماز کی ادائیگی بہت بابرکت بتائی گئی ہے۔

نفلی روزے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب اعجاز المسیح میں اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

عند الصوفیہ مستخرجۃ من الکتاب والسنۃ۔ احدھما طلب المعرفۃ بالدلیل والحجۃ والثانی تصفیۃ الباطل بانواع الریاضۃ والثالث الانقطاع الی اللہ۔ صوفیا کے نزدیک ادر سنت سے یہ ثابت ہے کہ ہدایت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان معرفت اور یقین کو دلیل اور حجت سے حاصل کرے۔ دوم باطنی صفائی کئی قسم کی ریاضت ومجاہدات سے کرے اور سوم یہ کہ دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔

شوال کے روزے

بہتر یہ ریاضت روزہ ہے لیکن آج کل مسلمانوں نے من گھڑت ریاضتیں جن کا قرآن وسنت سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد شوال میں چھ روزے رکھے اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔ اس طرح سے کل ۳۶ روزے بنتے ہیں اور سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ایک نیکی کی جزا کم از کم ۱۰ نیکیوں کے برابر مقرر فرمائی ہوئی ہے گویا ۳۶ × ۱۰ = ۳۶۰ روزوں کا ثواب بن جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ماہ میں تین روزے رکھنے بھی مستحب ہیں اور ان کی جزا بھی یہی ہے کہ روزے دار سال بھر کے لئے روزے دار سمجھا جاتا ہے۔

ضروری گذارش

دوبارہ انتخاب صدران مجالس موصیان

انتخاب صدران مجالس موصیان کی بعض رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انتخاب کرنے والے احباب انتخاب کے قواعد کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے اس لئے مندرجہ ذیل وضاحت کی جاتی ہے کہ

۱۔ قواعد کی رو سے کوئی بقایا دار موصی۔ صدر مجلس موصیان منتخب نہیں ہو سکتا۔ البتہ صرف انتخاب میں ووٹ دے سکتا ہے۔

۲۔ جن احباب کے ذمہ چھ ماہ سے زائد حصہ آمد واجب ہو۔ ان کو بقایا دار متصور کیا جائے گا۔

۳۔ جن موصی احباب نے پچھلے سالوں کے خارم اصل آمد پُر نہ کئے ہوں ان کو بھی بقایا دار متصور کیا جائے اور انتخاب کے وقت اس بات کی تسلی کر لی جائے

۴۔ ہر مجلس کی رپورٹ انتخاب علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہیئے۔

۵۔ منتخب شدہ احباب کے نمبر وصیت ضرور لکھے جائیں۔ نمبر معلوم نہ ہونے کی صورت میں پورا نام ولدیت اور مقام جہاں سے وصیت کی گئی تھی لکھا جائے

براہ مہربانی جن احباب کے ذمہ انتخاب کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ وہ مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر انتخاب کروا کر رپورٹ بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا سالانہ چندہ (دو روپے) آپ ہمیں بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ اپنی جماعت میں محصل صاحب کو ادا کر دیں اور ہمیں ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیں۔ پرچہ آپکے نام جاری کر دیا جائے گا۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

طالبات جامعہ نصرت کی کامیابی

ذہین طالبات کے اجتماع بیز بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی طرف سے منعقد کردہ مقابلہ حسن قرأت اور تقریری مقابلہ جات میں طالبات جامعہ نصرت شمولیت کے لئے بھیجی گئی تھیں۔

الحمد للہ کہ مندرجہ ذیل طالبات انعام کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔

۱۔ عزیزہ نزہت الماس کو غزل کے مقابلہ میں دوم انعام

۲۔ " طیبہ حئی کو انگریزی تقریر میں اعلیٰ انعام

۳۔ " خالدہ مرزا " " دوم انعام

قارئین کرام جامعہ نصرت کی بیش از پیش ترقی کے لئے دعا فرماتے رہیں

(پرنسپل)

تقریب شادی

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو ظفر اقبال صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج لورالائی ابن مکرم سردار مصباح الدین صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اسی روز سردار مصباح الدین صاحب کی پوتی راشدہ ریحانہ بنت سردار عبد السبحان صاحب کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔

ظفر اقبال صاحب کا نکاح ڈاکٹر سراج الدین صاحب صدر محلہ دار النصر ربوہ کی صاحبزادی آمنہ بیگم صاحبہ سے بعوض تین ہزار حق مہر مورخہ ۲۴ جنوری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا اور راشدہ ریحانہ صاحبہ کا نکاح مکرم شاہ محمد صاحب شیخ حلقہ رتن باغ لاہور سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۵ جنوری کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

پتہ تار وکالت مال تحریک جدید

مشن ہائے ممالک غیر اور جماعتہائے پاکستان سے جو تاریں دفتر کو بھجوائی جاتی ہیں ان کا پتہ صرف "وکیل المال ربوہ" لکھا ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق یہ پتہ کافی نہیں اسلئے بعض دفعہ ہمیں ایسی تاریں نہیں ملتی ہیں لہذا ہمیں تار دیتے وقت حسب ذیل پتہ تحریر کیا جایا کرے

"وکیل المال تحریک جدید ربوہ"

اجلاس ضلع وار نظام

مورخہ ۲۶/۳ بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دوپہر مسجد احمدیہ گجرات میں ضلعوار نظام جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کا ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں جملہ صدر اور امراء صاحبان کی شرکت ضروری ہے۔ ضلع گجرات کے جملہ صدر اور امراء صاحبان تشریف لاکر ممنون فرماویں۔

(خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

دعائے مغفرت

چوہدری رحمت اللہ صاحب ابن چوہدری کرم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جگراؤں ضلع لدھیانہ حال چک ۲۷۵ مورخہ ۳/۲ بروز ہفتہ ۔۔۔۔ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت اور صالح تھے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرماوے۔ (محمد ابراہیم پسر رحمت اللہ چک ۲۷۵ کرنارپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہماری والدہ صاحبہ محترم اباجان ملک غلام احمد خاں صاحب مرحوم (امیر جماعت احمدیہ بصیر پور) کی وفات کے شدید صدمہ کے زیر اثر بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(سعید احمد خاں طاہر دار المغفل۔ بصیر پور ضلع ساہیوال)

۲۔ چوہدری رکن دین صاحب بہت بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار چند دنوں سے پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار شیخ حبیب اللہ فرخ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۴۔ عزیزم غلام رسول صاحب رنگیشما اسنور کشمیر بھارت میں باؤلے کتے کے کاٹنے سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(عبد الکریم محمد حسین صدر دادو پسندی)

۵۔ بندہ کچھ عرصہ سے ایک پریشانی میں مبتلا ہے۔ احباب اس سے نجات کے لئے دعا فرماویں

(عبد اللطیف جہلم)

ایک مخلص احمدی کی وفات

ہمارے نہایت ہی مخلص اور پرجوش احمدی مکرم محمد عمر خان صاحب ساکنہ باگھی اندرکوہ سلیمان تین ہفتہ تپ محرقہ سے بیمار رہ کر مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۷ء بروز جمعرات انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی جس کے بعد آپ میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہو گیا تھا۔ کچھ خواب اور رؤیا آنے شروع ہو گئے تھے اور آخر تک روحانیت میں ترقی کرتے چلے گئے۔ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ اصلاح اور ارشاد کا دل کے اندر ایک خاص جوش رکھتے تھے۔ بڑے دعا دار دوست تھے۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کا خیال رکھتے تھے۔ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا آپ کی غذا تھا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے بڑے مہمان نواز اور صاحب حوصلہ وجود تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رہتا تھا۔ چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں دو لڑکے اور ایک لڑکی کم سن ہیں احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم ان بچوں کا حامی و ناصر ہو اپنے علاقہ میں اکیلے احمدی تھے نماز جنازہ میں بہت تھوڑے احمدی شامل ہو سکے اسلئے احباب نماز جنازہ غائب پڑھکر ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبد الواحد خان احمدی معلم وقف اصلاح و ارشاد ڈیرہ دو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخان

طبی ضروریات عرق، شربت، مربہ جات، مفردات، ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۶۱:- میں معین الدین ولد سراج علی خان قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء - - - ساکن رامپور ڈاکخانہ تاتار پور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار لف ہمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرے پاس اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ دوسرے لوگوں کی زمین کاشت کرنے پر ہے جس کی سالانہ آمد تقریباً -/۱۸۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- معین الدین نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:- عبدالحلیم ولد عبدالحکیم محلہ رام سر بھاگلپور۔

گواہ شد:- مرزا منور احمد درویش معاون ناظر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۳۴۶۶:- میں کمال الدین ولد موسیٰ حسین صاحب مرحوم قوم سلمان پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد غیر منقولہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترک ہے جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی جب تقسیم ہوگی تو اس کی تفصیل سے مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا۔ میری منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا یا جو جائداد تقسیم ہو کر مجھے بھائیوں سے ملے گی۔ یا جو جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: کمال الدین بقلم خود

گواہ شد:- فضل دین گجراتی درویش قادیان ولد حافظ غلام غوث صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ زیل بمبئی۔

گواہ شد:- مولوی سمیع اللہ۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

وصیت نمبر ۱۳۴۷۷:- میں محمد جعفر صادق ولد کلیم اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت کنسٹرکشن کمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۰/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

شموگہ میں زمین زرعی قریباً سات ایکڑ ہے مکان والد صاحب کے ساتھ مشترک ہے اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ زمین کی قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ ہے مکان کی نصف قیمت ۲۱/۲ ہزار روپیہ ہے علاوہ ازیں میرے دو ٹرک ہیں جن کی اس وقت قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرا گزارہ ٹرکوں کی آمد اور کنسٹرکشن کے کام پر ہے جس سے مجھے اندازاً -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی اس آمد کے یا آئندہ جو بھی آمد ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور انشاءاللہ ماہ بماہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوائے اس کے کہ میں اس جائداد کا کوئی حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ کروا جاؤں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:- محمد جعفر صادق

گواہ شد:- حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شموگہ۔

گواہ شد:- مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن الحق بلڈنگ ۱۰ اکبر بکیہ روڈ بمبئی ۸

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ان فوری ضروریات کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کردے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں۔ جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"!

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف کھاریاں مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء کو بوقت صبح ۱/۲ ۴ بجے داعی اجل کو لبیک کہتی ہوئیں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں مرحومہ بہت نیک دیانتدار تہجد گزار اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نیز ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (عبدالخالق ربوہ)

جمعرات کو

خاکسار کیوبو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ نمبر ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور میں پریکٹس کرتا ہے اور ہفتہ کے باقی ایام

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی

ربوہ

میں

بعض احباب اور مریضوں کو اس پروگرام کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اس لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ

ہر قسم کے دیدہ زیب رنگوں میں ملبوسات مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ سے خرید فرماویں

سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا

جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سچائی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راستبازی کا یہ حال تھا کہ آپ کا دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ سچائی کے اعلےٰ مقام پر ہیں۔ چنانچہ جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو آپ نے صفا پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا دشمن تم پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ اب بظاہر یہ ناممکن تھا کہ اتنی بڑی فوج وہاں جمع ہو اور مکہ والوں کو اس کا علم تک نہ ہو مگر انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مان لیں گے کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ (تفسیر روح المعانی زیر آیت تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ)

اسی طرح جب قیصر روما نے ابو سفیان کو اپنے دربار میں بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں نے تمہارے ساتھ کبھی جھوٹا معاہدہ کیا ہے تو ابو سفیان نے کہا کہ پچھلے واقعات کے متعلق تو میں کوئی گرفت نہیں کرتا۔ لیکن اب انہوں نے ایک نیا معاہدہ کیا ہے دیکھیں وہ عہد شکنی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس پر قیصر نے کہا کہ آئندہ کا ذکر جانے دو۔ جب اس نے پچھلے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی نہیں کی تو یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ آئندہ بھی نہیں کرے گا۔ تو شدید سے شدید دشمن کو بھی جو آپ سے لڑائی کر رہا تھا یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ آپ کے متعلق یہ کہے کہ آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے یا کوئی معاہدہ شکنی کی ہے۔ یہی وہ چیز تھی جس کی وجہ سے مسلمان جب کسی ملک میں جاتے تو وہاں کے باشندے ان کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ان کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ وہ اپنے ہم قوم اور اپنے ہم مذہب افراد سے بھی ان کی زیادہ عزت اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرتے۔ چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے جب حمص پر قبضہ کر لیا جو رومیوں کے علاقہ میں تھا تو کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں کو دوبارہ دشمن کے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس وقت حمص کو خالی کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں نے وہاں کے عیسائیوں کو بلایا۔ اور ان سے کہا کہ ہم تم سے جزیہ وصول کر چکے ہیں مگر یہ جزیہ اس شرط کے ماتحت لیا گیا تھا کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اب چونکہ خود ہمارے لئے ایک نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اور ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے ہم یہ جزیہ کی رقم تمہیں واپس کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی لاکھ روپیہ جو عیسائیوں سے جزیہ کے طور پر لیا گیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا۔ اس اعلےٰ درجہ کے نمونہ کا ان عیسائیوں پر اتنا اثر ہوا کہ جب اسلامی لشکر روانہ ہوا تو وہ ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو دوبارہ ہم میں واپس لائے۔ اور یہودی بھی بڑے جوش سے یہ کہتے جاتے تھے کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا (فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۱۴۳) غرض سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ نمونہ نہیں دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کا گلا کاٹنے والے ہوتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ۸ حصہ اول صفحہ ۳۲-۲۳)

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کی تقریب سعید کے موقع پر ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۲۲ اور ۲۳ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

سنہری تاریخ برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کی اطلاعات جماعتوں کی طرف سے یکم اپریل ۱۹۶۷ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ اس کے بعد ملنے والی اطلاعات قابل منظوری نہیں ہوں گی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۲۰ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان نے سماجی تحفظ کی سکیم کے ماتحت مزدوروں کو بیماری، پیشہ ورانہ خطرات اور اتفاقی حادثات کی صورت میں ملنے والے معاوضہ کی شرح کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان کے تحت کام کے دوران زخمی ہونے کی صورت میں مزدوروں کو اجرت کا ۶۰ فیصد معاوضہ ملے گا۔ اور مکمل معذوری کی صورت میں ایک شرح سے معذوری کی پنشن دی جائے گی۔ گورنر کے اعلان کے تحت مزدوروں کے لئے ایک نئی رعایت بھی تجویز کی گئی ہے۔ جو مزدور ۲ روپے یومیہ سے کم اجرت پاتے ہیں انہیں سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت اپنے حصہ کا پریمیم ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے حصے کا پریمیم مالکان کو ادا کرنا ہوگا۔

● نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ پانڈیچری کے مرکزی علاقہ کی کانگریسی وزارت کے دو وزراء اور اسمبلی کے پانچ دوسرے ارکان حزب اختلاف میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس طرح اب پانڈیچری اسمبلی کے ۲۹ کے ایوان میں کانگریسی ارکان کی تعداد ۱۳ رہ گئی ہے کانگریسی حکومت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ مستعفی ہو جائے۔

● اسلام آباد ۲۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھاں نئی دہلی میں نہرو امن انعام حاصل کرنے کے بعد امریکہ واپس جاتے ہوئے ۱۸ اپریل کو راولپنڈی آئیں گے۔ وہ پاکستان میں تین دن قیام کریں گے۔ اس سے قبل او تھاں ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے دوران پاکستان آ چکے ہیں۔ اور اس وقت انہوں نے دونوں ممالک میں مصالحت کرانے کا کردار ادا کیا تھا۔

● ریاض ۲۰ مارچ۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا حامی ہے اور تمام اسلامی ممالک سے قریبی تعلقات کے قیام کا خواہش مند ہے انہوں نے جدہ سے ریاض پہنچنے پر مزید بتایا کہ وہ شاہ فیصل کے لئے صدر ایوب کا خاص پیغام لے کر آئے ہیں تاہم انہوں نے خط کا متن بتانے سے انکار کر دیا۔ سید شریف الدین پیرزادہ ایک سرکاری حج وفد کے سربراہ کی حیثیت میں سعودی عرب گئے ہیں۔

● حیدر آباد ۲۰ مارچ۔ صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات مسٹر محمد خان جنیجو نے کہا ہے کہ کراچی اور حیدر آباد کے درمیان سپر ہائی وے کی تعمیر کا کام اپریل میں شروع ہو جائے گا۔ اس منصوبے پر ۹ کروڑ ۲۱ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ یہ منصوبہ ڈھائی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

● جاپان ۲۰ مارچ۔ جاپان کے مختلف حصوں میں کل صبح زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ابھی تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی